نیت سالیانہ بلامحصول عہ۱
قیمت سالیانہ مع محصول سے

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۷ - جلد ۸
لودیانہ یکم جولائی ۱۸۸۰ء
قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

غزنی سے غازیوں کے گروہ کے گروہ میدان کیطرف آرہے ہیں = لوگر میں عام جوش لوگوں کے دلوں میں پھر سُلگ رہا ہی = خیبر کے باشندے مسافروں کے لوٹنے پر کھڑے ہو گئے ہیں = طیرہ میں ملانوں نے افریدیوں کو اُکسا دیا ہی = مسکین عالم نے مختلف فرقہ ہائے غلزئی کے سات ہزار آدمیوں کو میدان میں بُلایا ہی = افواج انگریزی تمام گرد نواح سے بُلائی جاکر کابل میں جمع کیجاتی ہی تاکہ عبدالرحمان کے حملہ کو روکیں اور پسپا کریں = لنڈی کوتل میں مار دھاڑ ہو رہی ہی = کابل اور گندمک کے درمیان غلزئی گرمجوشی کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں = رسد جو کوہستان سے کابل کے لئے روانہ ہوئی تھی وہ میربچہ کے حکم سے لُٹ گئی ہی = میربچہ مقام فرزہ میں ہی اور اُسکے بکٹ کابل اور کوہستان کی سڑک پر ہیں = امیر یعقوبخان کا مراسلہ جو وایسرائے کے نام مضنوعی تھا = عبدالرحمان خان کا مزاج ہماری سرکاری مراسلت سے بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہی = کابل کے فوجی انتظام پھر مضبوط ہو رہے ہیں = امارت کابل میں بڑی پیچیدگیاں پڑگئی ہیں = سینٹ پیٹرزبرگ میں اکثر مفسد اُنکو پھانسی دیا گیا اور اکثر اُنکو قید و جلاوطن کیا گیا ہی = قراین سے معلوم ہوتا ہی کہ عبدالرحمان خان ہم سے صفائی نہیں کریگا = غازی میدان میں ترقی کر رہے ہیں اور اہل دیہات اپنے قبایل کو پہاڑوں پر روانہ کر رہے ہیں = خبر ہی کہ جرخ اور خادر میں بہت بڑا اجتماع ہو رہا ہی = کابل میں سب اشیاء گراں ہو گئی ہیں = اور غریب غربا سب تنگی میں ہیں = ہاشم خان معہ اپنے دو بھائیوں کے کابل سے بھاگ گیا ہی = پنجاب کے ہر ایک اضلاع میں بارش ہو گئی ہی = مہاراجہ سندھیا نے تولد فرزند کی خوشی میں ۵ لاکھ برہمنوں کو لڈو اور گھی کھانڈ کی مٹھایاں کھلانیکا حکم دیا ہی - پہلے برہمنوں کو کچھ نقد بھی دینا چاہئے تاکہ ہاضمہ کی گولیاں خرید رکھیں = سلطنت روم کی مشکلات بڑھتی جاتی ہیں = یونان اپنی فوج کو مسلح کر رہا ہی = قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور میں انگریزی مدرسہ کی ضرورت ہی = امرتسر میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے منادی کرادی کہ اگر کوئی عورت تالاب میں برہنہ نہاوے گی تو گرفتار کیجاوے گی - لودیانہ کے ننگے گھاٹ کی نسبت بھی ایسا ہی حکم ہونا چاہئے = حضور گورنر جنرل ہند نے حکم دیا ہی کہ کسی قسم کا کام کسی محکمہ میں اتوار کے روز نہ ہوا کرے = چین نے گورنمنٹ سیام پر ۴۴ سال کے خراج کا دعوی کیا ہی = پشاور سے جو تھوڑا عرصہ ہوا ۳ ہزار بار برداری کے جانور کابل کو روانہ ہوئے تھے اُنکی نسبت اب رپورٹ ہوئی ہی کہ وہ غایب ہو گئے اور کہیں پتہ نہیں ملتا = چودہ ہزار من آلو قیمتی ۵۶ ہزار روپیہ کے سفید سنگ کو روانہ ہوئے تھے جب افغانستان میں پہونچے تو خراب ہو گئے ایک بھی کام کا نہ رہا = انگریزی اخباروں کے کاربپاذنٹوں نے عموماً کابل سے تحریر کیا ہی کہ عبدالرحمان کے ساتھ روسی مدد

نور افشاں

—— معاملات افغانستان اب روز بروز بگڑتے جاتے ہیں کیونکہ ایک تار برقی سے معلوم ہوا کہ ہاشم خان معہ اپنے دونوں بھائیوں کے مقام غلزئی کی طرف بھاگ گیا ہے یقینًا یہہ شخص بھی فساد برپا کریگا۔ سُنا جاتا ہے کہ یہہ سردار عبدالرحمان خان کی آمد سے خایف تھا اور سردار ولی محمد خان کے ساتھ کچھہ جھگڑا کر رہا تھا مگر یہہ عذر حقیقی معلوم نہیں ہوتے ہیں +

ایک مراسلہ حکام انگریزی نے عبدالرحمان خان کیطرف بدیں مضمون لکھا ہے کہ تم صاف صاف لکھو کہ تمہارا انشا صلح کرنیکا ہے یا جنگ کا۔ جیسا کچھہ تمہارا انشا ہو اُس سے ہمکو ۳۰ جون تک مطلع کرو کچھہ ہی عرصہ بعد معلوم ہوجائیگا کہ عبدالرحمان خان انگریزوں کا دوست ہے یا دشمن +

بعض بعض لوگونکو خیال تھا کہ انگریز کابل سے بہت جلد واپس آجاوینگے بلکہ موسم سرما سے پیشتر ہندوستان میں پہونچ جائینگے حال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی لشکر وغیرہ افغانستان ہی میں موسم سرما کاٹیگا مگر اندیشہ ہے کہ اِس افواہ کے سبب کہ ہم افغانستان سے سردی کے پیشتر ہی چلے جاوینگے شاید سرائی سامان ہمیا نہ کیا جاویگا +

—— ۲۵ جون کی تار برقی آمدہ برلن سے معلوم ہوا کہ جو کانفرنس سلاطین یورپ کیطرف سے سرحد یونان کے فیصلے کے لئے برلن میں اجلاس کر رہی ہے اُسنے یہہ فیصلہ کیا کہ مقام جنینا و متساز و دوا و ایک حصہ زگاری کا یونان کے علاقہ میں شامل کیا جاوے اور ۲۶ جون کی تار برقی سے جو قسطنطنیہ سے آئی ہے یہہ معلوم ہوا کہ سلطان روم اعتراض کرتے ہیں کہ اِس کانفرنس کا صرف یہہ اختیار ہے کہ سرحد یونان کی بابت گفتگو کریں اور یونانیوں اور ترکوں میں صلح کرا دیں نہ کہ یہہ سرحد کو مقرر کریں +

شاید سلطان کو یہہ یاد نہ رہا کہ اِس تمام جھگڑے کی بنیاد سرحد کا معاملہ ہے اور جبتک سرحد قایم نکیجاوے تو صلح نہیں ہو سکتی ہے +

—— صاحب ایڈیٹر اخبار کوہ نور لاہور اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۶ جون سنہ میں ایک آرٹیکل کے اندر جو کرسچن کالج بٹالہ ضلع گورداسپور کے بارے میں لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں کہ مشن کے مدارس ہرگز ہمارے مناسب نہیں ہیں اور گورنمنٹ کو ہرگز مشن کے مدارس کی امداد نہ کرنی چاہئے۔ اور مشن کے مدارس میں سوائے علم انگریزی کے اور علوم کی تعلیم عمدہ طور سے نہیں دیجاتی ہے اسلئے بمقابلہ دیگر مدارس کے طلبہ مشن کے طلبہ سے زیادہ پاس ہوتے ہیں۔ اور مشن مدارس کے تعلیم یافتہ کج خلق ہوتے ہیں اور اپنے والدین کا ادب و آداب نہیں رکھتے ہیں بلکہ والدین کو سزاوار قتل جاننے لگ جاتے ہیں۔ مشن کے مدارس سلطنت کے منشا کے برخلاف ہیں وغیرہ وغیرہ +

ہمنے اِس آرٹیکل کو تعجب کے ساتھہ دیکھا کیونکہ کوہ نور جیسا اخبار جو سن اور تجربہ کار ایسا لکھے جسکو سن ہونیکے باعث پنجاب میں ایک طرحکا اقتدار حاصل ہے تو ہمکو تعجب کیوں نہ ہو۔ زیادہ تر افسوس ہمکو اسواسطے ہوا کہ جو باتیں صاحب موصوف نے تحریر فرمائی ہیں اُنمیں سے ایک بھی درست نہیں ہے کیونکہ مشن کے مدارس میں یہہ باتیں ہرگز کبھی نہیں ہوتیں۔ اخبار کوہ نور ۳۲ برس سے پنجاب میں جاری ہے اگر اُسکا حافظہ درست رہتا تو اُسکو معلوم ہوتا کہ مشن کے مدارس سے گورنمنٹ پنجاب کو کیا کیا فواید حاصل ہوئے کیونکہ سررشتہ تعلیم کی بنیاد بھی پنجاب میں قایم نہیں ہوئی تھی جب مشن کے مدارس پنجاب میں جاری ہوگئے تھے جنسے صدہا طلبہ تعلیم پاکر اور معزز عہدے حاصل کرکے گورنمنٹ کے معاون و مددگار بنگئے تھے۔ اخبار کوہ نور کو معلوم ہوگا کہ لودیانہ میں سب سے اوّل مشن اسکول جاری ہوا اور اِسیطرح لاہور میں مشن اسکول قایم کیا گیا۔ اگر صاحب ایڈیٹر اخبار کوہ نور سلطنت انگلشیہ کے ہوا سے کچھہ بھی واقف ہوتے تو ہرگز مشن کے مدارس کے برخلاف قلم نہ اُٹھاتے۔ جو کچھہ مشن مدارس کے تعلیم یافتوں کی کج خلقی کے بارے میں ایڈیٹر صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے وہ سراسر غلط ہے جیسے عمدہ اخلاق مشن کے طلبہ کے ہوتے ہیں ویسے دیگر مدارس کے ہرگز نہیں ہوتے کیونکہ انکو تعلیم ہی خاصکر اخلاق کی دیجاتی ہے کہ

دروغ مصلحت بہ از راستی فتنہ انگیز کی انکو تعلیم ہی محبت کی دیجاتی

ہے کہ کلمۂ اندازہ یا دانش نگست کی۔ صاحب ایڈیٹر اخبار کوئی بتا ایسا بتلا سکتے ہیں کہ فلاں مشن کے طالبعلم نے اپنے والدین کو قتل کر ڈالا ہرگز نہیں۔ اور اگر بتلایا بھی جاوے تو یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ یہہ قتل مشن اسکول کی تعلیم کے سبب ہوا تھا۔ صاحب ایڈیٹر مذکور کا آرٹیکل مذکورہ بالا صاف صاف تعصب دکھلا رہا ہے اور خاصکر یہہ تعصب کہ مشن کے مدارس ہمارے ایڈیٹر صاحب نے یہہ تو ذکر کیا کہ مشن کے مدارس ہمارے مناسب نہیں ہیں مگر یہہ نہ بتلایا کہ مناسب کونسے مدارس ہیں کیونکہ اُس تحریر سے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو ہمت کرنی چاہئے اور انہی کوشش سے مدارس جاری کرنے چاہیں سررشتہ تعلیم کب ہی بند ہوجائیگا۔ کیا اسلامی تعلیم اخلاقی ہے اور اُس سے اخلاق پیدا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ صاحب موصوف کو یہہ معلوم نہیں کہ انکو سلطنت اسلامیہ کی بیخ کنی ہو چکی ہے اب ہرگز اُمید نہ رکھنی چاہئے کہ پھر کبھی سلطنت اسلامیہ قایم ہو۔ قیامت تک بھی ایسا نہیں ہوگا پس جبکہ یہہ نہیں ہے تو صاحب موصوف کا منشا بھی قیامت تک پورا نہ ہوگا +

تقبیہ مسلسل تذکرہ مسیح کی زندگی کا

مسیح کے جواب کے سمجھنے کو ضروری ہے کہ ہمیں یاد رہے کہ اُسنے یہہ فرمایا کہ میں تمہیں ایسا تواریخی بیان نہیں دیتا ہوں جس سے تم واقعات کو پیشتر معلوم کر سکو اُسکا کلام یہہ ہے مگر اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت سوائے باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا ٹھیک وقت اُسنے ارادتاً چھپایا گیا جو کچھ بیان ہوا ہے وہ اس غرض سے ہے کہ اُس سے انکو اخلاقی اور روحانی فایدہ ہووے اس موقع میں دو مطلب مذکور ہوئے جو ایک دوسرے سے مشابہت اور مماثلت رکھتے ہیں لیکن دونوں کے وقت میں بڑا تفاوت ہے یروشلم کی ہلاکت اور آخری عدالت کا اکٹھا بیان ہوا ہے یعنے قومی حساب کا دن اور خلقت کے حساب کا دن جدا جدا بیان نہیں ہوا کبھی ایک کا بیان ہے کبھی دوسرے کا اور یہہ دونوں بیان ایسے ملے جلے ہیں کہ ہمیں مشکل ہے علیحدہ کرنا کہ کونسا حصہ یروشلم کی ہلاکت پر دلالت رکھتا ہے اور کونسا آخری عدالت پر سارے بیان سے مسیح یہہ نصیحت نکالتا ہے کہ تم خبردار رہو اور دعا مانگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وقت کب ہے اس نصیحت کو اُن کے دلمیں زیادہ منقش کرنیکو دس کنواریوں کی تمثیل فرمائی اور توڑوں کی تمثیل ترسیم کرکے دوبارہ بیان کی (متی ۲۴ - ۴۴ - ۲۵ - ۱۴ سے ۳۰) اس سب بیان کے آخر میں مسیح نے قیامت اور پچھلی عدالت کا بیان کیا (متی ۲۵ - ۳۱ سے ۴۶) اس بیان کے ساتھ منگل کا دن ختم ہوا +

۱۳ نیسان (۵ اپریل) بدھ کے روز یہہ دن خداوند نے اپنے رسولوں کے ساتھ تنہائی میں گذرا اسی دن میں اُنمیں سے ایک نے جسکا نام یہودا اسکریوطی تھا سردار کاہنوں سے بندوبست کیا کہ مسیح کو پکڑوا دے اس شرط پر کہ وے اُسکو تیس روپے دیں اور اُسی دن سے وہ مسیح کے پکڑوانے کے لئے قابو ڈھونڈھتا رہا (متی ۲۶ - ۱۴ سے ۱۶ مرقس ۱۴ - ۱۰ و ۱۱ لوقا ۲۲ - ۱ سے ۶) +

۱۴ نیسان (۶ اپریل) جمعرات کا روز یہہ دن فطیری روٹی کی عید کا پہلا دن تھا سو شاگردوں نے یسوع کے پاس آکر پوچھا تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیرے لئے فسح تیار کریں مسیح نے یوحنا اور پطرس کو فرمایا شہر میں جاؤ وہاں ایک شخص پانی کا گھڑا اُٹھائے تمہیں ملیگا اُسکے پیچھے چلے جاؤ اور جس گھر میں وہ داخل ہو تم اُس گھر کے مالک سے کہو اُستاد کہتا ہے کہ وہ اُترنے کی جگہہ جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کھاؤں کہاں ہے وہ ایک بڑا بالاخانہ فرش بچھا اور آراستہ تمہیں دکھلاویگا وہاں ہمارے لئے طیاری کرو تب وے چلے گئے اور سب کچھ مسیح کے فرمودہ کے مطابق پایا اور فسح طیار کی جب شام ہوئی مسیح بارہ رسولوں کو ساتھ لیکر وہاں پہونچ گیا اور پچھلا فسح کا کھانا اُنکے ساتھ کھایا اس کھانے کا ترتیب سے بیان کرنا دشوار نظر آتا ہے غالب ہے کہ وہ کھانا اس نہج پر ہو کہ جب وے میز کے چوگرد اپنی اپنی جگہہ پر متمکن ہوئے تو مسیح نے ایک پیالہ بھر کر انکو دیا اور فرمایا اُسکو لیکر آپسمیں بانٹ لو (لوقا) معمول یہہ تھا کہ فسح کے کھانے میں چار پیالے پانی ملائی ہوئی شراب کے پی جاتے تھے اور یہہ پہلا پیالہ تھا اُسوقت شاگردوں کے درمیان تکرار ہوئی کہ ہم میں سے کون بڑا ٹھہرے شاید یہہ تکرار میز کے گرد بیٹھنے کے واسطے پیدا ہوئی (لوقا) مسیح نے انکی تکرار رفع کرنے کے لئے پہلے انکو نصیحت کی کہ قوموں کے بادشاہ اُنپر حکومت کرتے ہیں اور جو لوگ اُنپر اختیار رکھتے ہیں خداوند نعمت کہلاتے ہیں پر تم ایسے نہ ہو بلکہ جو تم میں بڑا ہے چھوٹے کی اور خادم خدمت کرنے والے کی مانند ہو اور پھر انکو ایک مشہور نمونہ عاجزی اور حلیمی کا دکھا دیا تاکہ وے اس نصیحت کو کبھی نہ بھولیں وہ نمونہ یہہ تھا کہ مسیح کھانے سے اُٹھا اور اپنے کپڑے اوتار کے اور رومال لیکر اپنی کمر میں باندھا بعد ازاں ایک برتن میں پانی ڈالکر شاگردوں کے پانو پہلے سے شروع کرکے پچھلے تک کے دھوئے اور رومال سے پونچھے جب پانو دھو چکا اپنے کپڑے لئے اور پھر بیٹھ گیا اور کہا تم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو تم خوب کرتے ہو کیونکہ میں ایسا ہی ہوں پس جبکہ مجھ خداوند اور اُستاد نے تمہارے پانو دھوئے تو تمہیں بھی لازم ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھوؤ اس لئے میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا تاکہ جیسے میں نے تمسے کیا تم بھی کرو (متی ۲۶ - ۱۷ سے ۲۰ مرقس ۱۴ - ۱۲ سے ۱۸ لوقا ۲۲ - ۷ سے ۳۰ یوحنا ۱۳ - ۱ سے ۴) باقی آئندہ

منقولات

افغانستان کی پیچیدگیاں

جس طرح جونک جسم کو لپٹ کر خون پینا شروع کرتی ہے اور وہ اپنی ذرا سی جسامت کو بہت جلد پھیلا لیتی ہے اسی طرح عبدالرحمان خان نے ایک ذرا سی چال میں اپنی حیثیت رعب و قوت کو دیکھتے ہی دیکھتے سرعت کے ساتھ بڑھا لیا ہے گورنمنٹ انگریزی نے تو امیر کی جستجو

امن کابل کے خیال میں بہت سا وقت صرف کر دیا اور وہ اندر ہی اندر گھن کی طرح اپنا کام کرتا رہا اور کر رہا ہے۔ ہم کو کیا خبر ہے کہ مدبران انگریزی اُس سے کیا بات چیت کر رہے ہیں اور نہ ہم اِس طرف خیال دوڑاتے ہیں اِس سبب سے کہ ہم اوّل ہی سے اُسکے خیال امارت کے برخلاف ہیں اور نہیں چاہتے کہ وہ کابل کا امیر قرار پاوے اور اگر خیال بھی کریں تو جو خبریں کہ اُسکی نسبت مشتہر ہو رہی ہیں وہ ہمارے خیال کی تائید کے لئے کافی ہوسکتی ہیں اُس کا تساہل اُس کا تامل ایک جبلی خیال ہے جو افغانستان کے ذی حقوق کے حقوق کو شمار رہا ہے اور اپنی بنیاد بنا رہا ہے وہ افغانی چال سے بھی بڑھکر چالیں کر رہا ہے جسنے افغانیوں کی بھی ہستی گم کر دی ہے اگر وہ افغانی خیال پر چلتا تو کبھی کا کابل میں آکر مطلب حاصل کر لیتا مگر اُسکو خیال فقط انگریزی گورنمنٹ اور افغانوں کا ہی نہیں ہے بلکہ سب سے اوّل روس کا ہے جو اُس کا مربی و محسن ہے اور جسکو وہ مرتے دم تک نہیں بھول سکتا کا شخص کوئی راستی کا طلسم دکھا کر بھی بہلا سکے۔ ایک وہ وقت تھا کہ ہم نے امیر یعقوب خان کو مجرم خیال کرکے ہندوستان روانہ کر دیا تھا ایک وہ وقت آیا کہ ہم نے چاہا کہ موسیٰ خان ہمارے پاس آجاوے اور وہ آج تک نہ آیا۔ ایک وہ رنگ بھی دیکھا گیا کہ عبدالرحمان کے آہستہ آہستہ کھسکنے کی خبر سنی جاتی تھی اب وہ وقت ہے کہ عبدالرحمان کو بلایا جاتا ہے اور وہ نہیں آتا + جوں جوں دیر ہوتی جاتی ہے گتھیوں اور پیچیدگیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور یار لوگ اپنا مطلب بنا رہے ہیں اسوقت خیال افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ اگر ہم یعقوب خان کو نہ بولاتے اور اُسکو کاٹ کا پتلا ہی بنا کر وہاں بیٹھے

دیتے (جیسا کہ اب یہاں ہی) اور اُسکے ذریعہ سے اپنا مطلب نکالتے رہتے تو اُسکا انجام شاید بہتر ہوتا یا ہم حسب مرضی افغانستان موسیٰ خان کو بٹھا کر وہاں سے چلے آتے تو نہایت مناسب ہوتا۔ دنیا کہتی ہے کہ یعقوب خان بد عہد تھا گورنمنٹ نے انصاف کرکے اُسکے بیٹے کو جو حقدار تھا بٹھا کر افواج کو بولا لیا اب ہمارے پاس سے یہہ دونوں موقع نکل گئے اور جس فکر میں ہم دیر لگا رہے ہیں اُسکا حجم فطرت کہتی ہے بڑھتا ہی جاویگا جو ہم آج خیال کر رہے ہیں اُس سے زیادہ کل خیال کرنا پڑیگا۔ کوئی یوں کہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا منشا یہہ ہے کہ افغانستان کے سارے جھگڑوں کو طے کرکے اپنی فوج بلا دے تو ہم انگلیوں پر گن کر کہنا شروع کرتے ہیں کہ اگر عبدالرحمان امیر مقرر ہوا تو موسیٰ خان کے حامی کب چپکے رہینگے افغانستان میں خوب خون خرابے مچیں گے اِس کے علاوہ ایوب خان کسکے بیٹے اور کسکے بھائی ہیں وہ چپ بیٹھنا کب گوارا کرینگے وہ بھی ضرور ہاتھ پاؤں نکالینگے شاید تیسرے کوئی اور بھی دنگل دیکھکر زور آزمائی کیواسطے لنگوٹا کسیں۔ کیا یہہ باتیں ہونہار نہیں خیال کیجا سکتیں ضرور کیجا سکتیں ہیں ہم کس کس کا بندوبست کر سکتے ہیں اور کس کس کا کرینگے مگر یہہ بھی ہم نہیں کہتے کہ عبدالرحمان غیر مستحق ہے اِس سبب سے کہ وہ جری ہے کابل کی حکومت سپرد کر دیں جسکی نسبت مدبر کہتے ہیں کہ وہ روسیوں کی شاید اُمیدوں کو بر لاویگا۔ گو ہمارے پاس سے بہت اچھا وقت نکل گیا لیکن اب بھی اتنا باقی ہے کہ ہم موسیٰ خان کو خیر لائقوں کی سرپرستی میں چھوڑ کر کابل سے چلے آسکتے ہیں اور افغانوں کو ظاہر کر سکتے ہیں کہ ہمنے کسی کے حق کو زائل نہیں کیا۔ اگر یہہ سوال پیدا ہو کہ عبدالرحمان نے افغانستان کے سرداروں کو گانٹھ لیا

ہے وہ موسیٰ خان کے سرپرستوں کو کب جمنے دیگا تو اُس کا یہہ جواب دیا جاتا ہے کہ سرداران کابل اُس حالت میں عبدالرحمان کے ساتھی خیال کئے جاتے ہیں جب اُنہوں نے سوچ لیا کہ موسیٰ خان کو تخت پر بٹھایا جاویگا اور شاید انگریز خود کابل پر متصرف ہوں۔ جب وہ جان لینگے کہ موسیٰ خان تخت پر بیٹھ گیا اُسکی امیری کو تسلیم کرینگے اور عبدالرحمان سے مخالف ہو جاوینگے +
ہمارے کان اِس بات کو بھی سُننا نہیں چاہتے کہ عام لوگ کہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کا منشا یہہ ہے کہ افغانستان ویسے ہی نہیں ماننے کا اُس نے اب سوچا ہے کہ عبدالرحمان کو تخت پر بٹھائیے اور اپنا وقت اور روپیہ بچائیے اور نہ یہہ ہمارے کان سُننا چاہتے ہیں کہ انگریز اگر عبدالرحمان کو تخت پر بٹھا وینگے تو علی الاعلان روسی کابل میں آکر گھس پٹ کرینگے اور نہ یہہ سُننا گوارا کرینگے کہ انگریزی قوم نے افغانستان میں زیادہ پیچیدگیوں اور رنجشوں کو بڑھا دیا بلکہ یہہ سُننا چاہتے ہیں کہ انگریزی قوم نے حقدار کو کابل کی امیری سپرد کر دی اور عزت کے ساتھ اِس مرحلہ کو طے کر دیا +
بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ایک دربار کابل میں کیا جاوے جس میں اظہار کیا جاوے کہ ہم موسیٰ خان کو تخت پر بٹھلاتے ہیں تم لوگوں کو چاہیے کہ اُسکی تابعداری کرو اور شائستگی اور لیاقت کے ساتھ کام چلاؤ ایک دو ہفتہ تک وہاں کے انتظام کا ڈھانچہ بھی باندھ دیا جاوے اور اُسکے بعد وہاں سے چلا آنا مناسب ہے اگر پھر بھی آپس میں چشم چوٹ چلی جاویگی تو چلی جاوے بقول ایک دوست کے جب غلیظ خون جمع ہو جاتا ہے تو فصد کی حاجت ہوتی ہے اور بغیر فصد طبیعت درست نہیں ہوتی + از انجمن پنجاب

مراسلات

قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۴

از روئے مقرری امور اخلاقیہ

خیرات یا صدقہ ۔ بائبل

خبردار رہو کہ تم اپنے نیک کاموں کو (اصل میں صدقہ) لوگوں کے سامنے دکھلانیکے لئے نہ کرو نہیں تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملیگا اسلئے جب تو خیرات کرے اپنے سامنے نرسنگا مت بجا جیسے ریاکار عبادتخانوں اور رستوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ انکی تعریف کریں میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا اجر پا چکے۔ پر جب تو خیرات کرے تو چاہئے کہ تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے۔ تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے خود ظاہر میں تجھے بدلا دیوے۔ وہ جو خیرات بانٹتا ہے صاف دلی سے بانٹے ہر ایک جسطرح اپنے دل میں ٹھہراتا ہے دیوے۔ نہ کڑھ کڑھ کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خدا اُسکو جو خوشی سے دیتا ہے پیار کرتا ہے + وہ جسکی آنکھیں نیک ہیں برکت پاویگا۔ کیونکہ وہ اپنی روٹی میں سے مسکینوں کو دیتا ہے اور لاوی اسلئے کہ اُسکا کوئی حصہ اور میراث تیرے ساتھ نہیں اور مسافر اور یتیم اور بیوہ جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہیں آویں اور کھاویں اور سیر ہوویں تاکہ خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھ کے کاموں میں جو تو کرتا ہے تجھے برکت بخشے۔ کہ مسکین زمین پر سے کبھی جاتے نہ رہینگے۔ اسلئے میں یہ کہکے تجھے حکم کرتا ہوں کہ تو اپنے بھائی کیواسطے اور اپنے مسکین کیلئے اور اپنے محتاج کیواسطے جو تیری زمین پر ہے اپنا ہاتھ کشادہ کھولیو

خیرات یا صدقہ ۔ قرآن

سورہ بقر رکوع ۳۷ آیت ۲۷۱ ۔ اگر کھلی دو خیرات تو کیا اچھی بات اور اگر چھپاؤ اور فقیروں کو پہونچاؤ تو تمکو بہتر ہے۔ اور اُتارتا ہے کچھ گناہ تمہارے رکوع ۲۲ آیت ۱۷۷ ۔ اور دیوے مال اسکی محبت پر ناتےوالوں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور راہ کے مسافر کو اور مانگنیوالوں کی اور گردنیں چھڑانیکو سورہ حدید رکوع ۲ آیت ۱۱ و ۱۸ ۔ کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح قرض پھر وہ اُسکو دونا کردے اُسکو اسکے واسطے اور اُسکو ملے نیگ عزت کا۔ تحقیق جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد اور عورت اور قرض دیتے ہیں اللہ کو اچھی طرح قرض دونی ملتی ہے اُنکو اور اُنکو نیگ ہے عزت کا۔ اسکے موافق دیکھو۔ سورہ نسا رکوع ۱۸ ۔ مایدہ رکوع ۱۳ ۔ اعراف رکوع ۵ ۔ اور فرقان رکوع ۲ ۔ ان مقامات میں فعل مذکورہ کے تفصیل نہیں ہے۔

پس اس تاکید اور تفصیل بائبل کی موجودگی میں تکرار فضول قرآن کی کیا گنجائش کیا حاجت اور کیا ضرورت تھی +

حلال اور حرام

شراب اور شرابی ہونا ۔ تو اُن لوگوں کے ساتھ نہ رہ جو مئےخور ہیں اور اوباشی سے اپنا گوشت کھاتے ہیں۔ کہ وے جو شرابی اور بڑے کھاؤ ہیں کنگال ہو جاوینگے اور نیند انہیں چیتھڑے پہناویگی۔ وہ کون ہے جو افسوس کرتا ہے؟ اور کون غمزدہ ہے؟ اور کون بڑا قضیہ اُٹھاتا ہے؟ اور کون یاوہ گو ہے؟ اور کون بے سبب گھایل ہے؟ اور کسکی آنکھوں کی سرخی ہے؟ وے جو دیر تلک مئےنوشی کرتے ہیں۔ وے جو ملائی ہوئی مَے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اُن پر واویلا ہے جو صبح سویرے اُٹھتے ہیں تاکہ مَے پئیں جو پیکے مست ہوویں اور شام تک پڑے رہیں۔ یہانتک کہ مَے انہیں سوزان کرے! اُن پر واویلا ہے جو مَے پینے میں زورآور اور نشے کی چیزیں ملانے میں پہلوان ہیں ۔ اور شراب پیکے متوالے نہ ہو کہ اُس میں خرابی ہے۔ بلکہ روح سے بھر جاؤ ۔ اور بہت مقامات میں یہی مضمون ہے۔

خنزیر وغیرہ اور مردار ۔ یہہ تمہاری پشتوں میں تمہارے قرنوں میں ہمیشہ کے لئے رسم ہے کہ تم نہ چربی کھاؤ اور نہ لہو ۔ اور سور کہ کھر اُسکا چرا ہوا ہوتا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے۔ اسلئے میں نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم میں سے کوئی خون نہ کھاوے اور کوئی مسافر جسکی بود و باش تم میں ہے لہو نہ کھاوے۔ اسکے موافق دیکھو استثنا باب ۱۲ کل اور ذبح کرنے کی نسبت

حلال اور حرام

سورہ مایدہ ۱۲ آیت ۹۲ شراب اور شرابی ہونا ۔ اے ایمانوالو یہہ جو ہے شراب اور جوا اور بُت اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو ۔ سورہ بقر ۲۷ آیت ۲۱۸ ۔ تجھسے پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا ۔ تو کہہ ان میں بڑا گناہ ہے اور فایدے بھی ہیں لوگوں کو اور اُنکا گناہ فایدے سے بڑا ہے۔ اور میوؤں سے کھجور کے اور انگور کے بناتے ہو اُس سے نشا اور روزی خاصی ۔ اسکا بناتا ہے اُن لوگوں کو جو بوجھتے ہیں +

خنزیر وغیرہ اور مردار سورہ نحل ۱۵ع آیت ۱۱۶ ۔ یہی حرام کیا ہے تمپر مُردہ اور لہو اور سور کا گوشت اور جسپر نام پکارا اللہ کے سوا کسی کا ۔ آیت ۱۱۹ اور جو لوگ یہودی ہیں ان پر حرام کیا تھا جو تجھکو سنا چکے تھے سورہ انعام ۱۸ع آیت ۱۴۵ ۔ تو کہہ میں نہیں پاتا حکم میں کہ مجھکو پہونچا کوئی چیز حرام کھانیوالے کو جو اسکو کھاوے ۔ مگر یہہ کہ مُردہ ہو یا لہو بہتا یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا گناہ کی چیز جسپر پکارا اللہ کے سوائے کسی کا نام اور

آیات ۱۵ و ۲۱ میں یوں مرقوم ہے۔ تو بشیر بھی جو کچھ تیرا جی چاہے ذبح کر کھائیو (۲۱) تو اپنے گلے بیل اور بھیڑ بکری میں سے جو خداوند نے تجھے عطا کئے ہیں ذبح کیجیو +

یہود پر ہم نے حرام کیا تھا ہر ناخن والا اور گائے بکری میں سے حرام کی انکی چربی مگر جو لگی ہو پیٹھ پر یا آنت میں یا ملی ہو ہڈی کے ساتھ۔ یہہ ہنے سزا دی تھی انکی شرارت پر اور ہم سچ کہتے ہیں +

اس امر میں کتاب احبار اور استثنا کا مطالعہ زیر نظر ہونا چاہئے۔ پس جبحال کہ یہہ باتیں اگر کل عالم کے لئے مقصود ہوئیں تو بائبل میں مفصلاً موجود ہیں لہذا اختصار قرآن عدم ضرورت میں داخل ہے۔ مکرر ہم ناظرین کو یاد دلایا چاہتے ہیں کہ توریت میں ان امور مقرری کی نسبت کچھ۔ کچھ سبب روا اور ناروا ہونے کا بیان کیا گیا ہے۔ الا محمد صاحب نے نہیں معلوم کس سبب یہہ باتیں درج کیں۔ غالباً یہودیوں کی دیکھا دیکھی آپنے یوں ہی فرما دیں خواہ کسی سبب سے کیں مگر انکی عدم ضرورت میں ذرہ بھی کلام نہیں ہے +

نتیجہ بیان مذکورہ کی الغرض ہے کہ توریت کی ان باتوں کی نسبت غلط فہمی کے علاج کا نسخہ لکھا جاوے جو بطور نبوت کے بیان ہوئی ہیں اور نیز وہ جو بلحاظ حفاظت قومیت (قوم یہود) کے مسطور ہوئیں پیشین گوئی خواہ کسی صورت سے کہی جاوے اپنے وقوع تک زور رکھتی ہے اور تشخیص حلال و حرام کی اور دیگر انقیادی امور بنی اسرائیل کے دائرہ قومیت کے اندر ہی اثر رکھتے ہیں۔ غرضکہ دونوں قسم کی باتوں سے ایک مال و نظر تھا اور جب وہ حاصل ہو گیا تو وہ باتیں اپنی ترویج مزید کی آپ ہی مانع ہوتی ہیں +

پس اولاً واضح ہو کہ رسوم قربانی مندرجہ توریت ایک قربانی اعظم کی علمی نبوت تھیں۔ انکی حد تمام وہیں تک تھی۔ اور اسی لئے انکی نسبت پاک اور ناپاک جانور کی تشخیص آئی ہے۔ اور بعدہٗ کسی جانور کی قربانی اور اُسکے لوازمات پر عدم ضرورت کا زد پڑ چکی +

ثانیاً۔ توریت کے احکام رسمی غیر اقوام میں مشتہر کرنے کا حکم کسی کتاب عہد عتیق میں نہیں آیا۔ اور نہ یہودیوں نے اس امر میں کوشش ہی کی۔ اگر آپ ہی آپ کوئی سیکھ لے تو اس سے انکی ترویج عمیم کی ضرورت عاید نہوگی +

ثالثاً۔ یہہ احکام بنی اسرائیل کی قومیت کی حفاظت اور صرف اُنہیں کے عمل کے لئے مقرر ہوئے چنانچہ خود توریت ہی سے مصرح ہے کتاب استثنا ۱۴: ۱-۲ تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو تم کسی مُردہ کے سبب اپنے کو نہ کاٹو نہ اپنی آنکھوں کے بیچ بال مونڈو کیونکہ تو خداوند اپنے خدا کے لئے مقدس قوم ہے اور خداوند نے تجھکو چن لیا ہے تا کہ سب قوموں کی بہ نسبت جو زمین پر ہیں تو اُسکے لئے خاص قوم ہو تو کسی گھنونی چیز کو مت کھائیو الخ۔ پھر باب ۲۶ کے آخر تک متفرق حقوق اور احکام کا ذکر کرکے اسی باب کی آیت ۱۶ سے آخر تک یوں فرماتا ہے۔ آج ہی کے دن خداوند تیرے خدا نے تجھے فرمایا کہ تو ان شرعوں اور حکموں پر عمل کر۔ تو نے آج کے دن اقرار کیا ہے کہ خداوند میرا خدا ہے اور میں اُسکی راہوں پر چلونگا اور اُسکے شرعوں اور اُسکے حقوق اور اُسکے حکموں کی محافظت کرونگا اور اُسکی آواز کا شنوا ہونگا اور خداوند نے بھی آج کے دن تجھ سے اقرار فرمایا جیسا اُسنے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو اُسکی خاص گروہ ہوئی اور تو اُسکے سب احکام کی محافظت کرے اور تجھے ساری گروہوں سے جنہیں اُسنے پیدا کیا صفت اور نام اور عزت میں زیادہ بالا کرے۔ اور خداوند اپنے خدا کی مقدس گروہ ہووے جیسا اُسنے کہا۔ پھر باب ۷ آیت ۶ میں یوں مرقوم ہے خداوند تیرے خدا نے تجھے چن لیا کہ تو سب گروہوں کی بہ نسبت جو زمین پر ہیں اُسکی خاص گروہ ہو۔ سو تو ان شرعوں اور حقوق اور احکام کی جو میں آج کے دن تجھے جتاتا ہوں محافظت کر تا کہ اُنپر عمل کرے۔ ایسے اور اسی قسم کے اور مقامات سے بخوبی روشن ہے کہ رسمی احکام کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کا ایک علیحدہ اور خاص قوم رہنا مقصود ہوا +

رابعاً۔ ان احکام مقرری کو دائمی قرار دینے یا اُنکے دوام کو قیام دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ لفظ جسکے معنے ابدی کئے گئے ہیں عبرانی میں کئی ایک معنے ادا کرتا ہے۔ اور متفرق معنوں میں سے ایک یہہ ہے کہ کسی قوم کے زمانہ قیام پر بولا جاتا ہے پس جب اُن احکام کی نسبت لفظ ابدی کا استعمال ہوتا ہے تو صرف اُن کے زمانہ قیام سے مُراد ہے +

خامساً۔ مال مذکورہ صدر کا ہر دو وسایل کی حقیقتیں تقویت کرتی ہیں۔ چنانچہ خداوند مسیح کے ظہور پر وہ انتظام سابق اپنی میعاد معینہ پر پہونچ گیا اور مطلب مقصودہ حاصل ہوا۔ وہ ہیکل اور اُسکے تعلقات ختم ہوئے۔ توریت کے مقاصد مسیح میں پورے ہوئے اُن کے قیام کا زمانہ اسی عظیم الشان خدائے مجسم تک تھا۔ اسلئے مسیح کے بعد اُنکے رواج دینے کا خیال کرنا غلط فہمی اور ترغیب ترویج عدم ضرورت میں داخل ہے +

جب خداتعالیٰ کوئی انتظام خواہ الہام کے ذریعہ اور خواہ نیچر کے ذریعہ کسی خاص امر کی تحصیل کے لئے مقرر کرتا ہے تو بروقت تحصیل مطلب کے وہ انتظام ختم ہو جاتا اُسکا زور موثر نہیں رہنے پاتا۔ امور مقرری مذکورہ صدر کا یہی حال ہے اسلئے انکی رو سے جو کہ اپنا کام دے چکی

تحسین قرآن کی عدم ضرورت پر ہم لاریب فیہ کہکر اس بیان کو ختم کرتے ہیں خداوند فضل کرے +

راقم جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس پسرور ضلع سیالکوٹ

اخبارات تار برقی

لنڈن - ۱۹ - جون - کل شب کو ہوس آف کامنز میں مسٹر گلیڈسٹون نے بجواب ایک سوال کے یہہ بیان کیا کہ گورنمنٹ نے یہہ مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ ترکی اور روس اور مسلمان اور عیسائیوں کے درمیان عہدنامہ برلن کی تعمیل بلا رورعایت کے کرے۔

صاحب وزیر اعظم نے یہہ بھی فرمایا کہ اگرچہ وہ لوکل آپشن کے اصول کے موید نہیں ہیں لیکن گورنمنٹ اسمیں کچھہ دخل نہ دیگی +

بجز والیس متعلقہ مدراس اشخاص کو ترقی و نظام میں جنگلات کے کنسرونیٹو مقرر کئے گئے ہیں +

قسطنطنیہ - ۲۰ - جون - مکہ کے شریف اعظم کی ہلاکت کے واسطے ناکامیابی کے ساتھہ ارادہ کیا گیا دیار بکر میں قحط زدہ لوگوں کے درمیان بلوہ پیدا ہوا ہے گورنر نے استعفا دیدیا ہے +

کابل - ۲۱ - جون - عبد الغفور سردار لنگار بہادر خان کے ساتھہ وادی زرخ میں ہے۔ کہتے ہیں کہ محمد حسن خان لنگار ہیں ہے مگر یہہ بیانات کہ مختلف سردار کیطرف ہیں اور مختلف جماعتوں کی طاقت کسقدر ہے بہت مختلف ہیں +

کہتے ہیں کہ عبد الرحمان کی گارد کا اگلا حصہ خنجان میں ہے سردار موصوف نے کوہستان میں لوگوں کو امن قایم کرنے اور اپنے داخل ہونے کی نسبت خطوط روانہ کئے ہیں۔

جبکہ بابا کی راگن کے قرب وجوار کو جو لوگار میں ہے چھوڑا تو غازی لوگوں نے اُسجگہہ کے ملک حسام الدین خان کو فوراً مار ڈالا جو ہماری فوج کے لئے سامان رسد بہم پہونچانے کے لئے بڑا کارآمد شخص تھا +

کل کرنیل نورمن جیلیب نے مقام پکنت سے سفید خاک کوتل پر رستم خیل تک سراغ رسانی کی جو ویران معلوم ہوا۔ مقام ارگندہ کی ریزرو فوج میں سے ایک تھوڑی سی ٹب گرد گارد متعلق پنجاب کیولری نمبر ۳ کوتل تخت کو بھیجی گئی تھی جہاں اُسپر آج صبح کے دو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں نے میدان سے حملہ کیا۔ یہہ گارد فیر کرکے واپس آگئی اور امدادی فوج کے پہونچنے پر دشمن ہٹ گیا۔ ایک سوار پنجاب کیولری نمبر سخت مجروح ہوا +

خبر آئی ہے کہ میر سید سردار اتالیق نے دو سو آدمی قلعہ دافی پر شیرپور کے شمال کیطرف تعینات کئے ہیں تاکہ سامان رسد کو کابل میں آنے سے روکدے ایک گارد اسکے دریافت کرنیکے لئے بھیجی گئی ہے +

کابل - ۲۲ - جون - کل ایک ہزار آدمی اقوام صافی کا کارزا کے قلعہ بلند سے آیا اور میر بچہ نے انکو سامان خوراک بہم پہنچایا ہے کہتے ہیں کہ موسیٰ خان خرور میں معہ قریب دو سو سواروں کے ہے اور غازی لوگ ابھی تک بابا کی راگن میں ہیں

رہزن لوگ ارگندہ کوتل کے قرب وجوار میں تکلیف دیتے ہیں جو تمام مسافروں اور خصوصاً اقوام ہزارا کو لوٹتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے جنرل چارلس گف صاحب کی گارد پر حملہ کیا تعداد صرف قریب دو سو کے تھے +

میدان میں کوئی بڑی جماعت نہیں ہے اور بہت سے سوار حال میں لوگار کو واپس آگئے ہیں۔ کالو خان برادر حاکم جلال آباد کو چند روز سے مقام لگھمینا پر ایک جماعت نے تحت تحویل کے محاصرہ میں رکھا ہے جسکو مانند زیرے امداد مل رہی ہے اسکا جرگہ حال میں جلال آباد میں گیا اور اطاعت قبول کی +

اقوام خیبر یعنی جو مابین پزوان اور گندمک کے ہیں اپنی اپنی چوکیوں کو واپس آرہے ہیں +

کابل - ۲۳ - جون - کل خان تو قندکار کا معہ دس ہزار سوار کے کابل میں وارد ہوا جسکو وہ نائب پسر نانگھاسی شیر دل خان نے مقام مزار شریف پر دو برس تک قید رکھا تھا اب عبد الرحمان خان کے حکم سے رہا کیا گیا ہے۔ اس نے قندوز کوشان اور چاریکار کے راستہ سے سفر کیا انکے ہمراہی بیان کرتے ہیں کہ چودہ روز کا عرصہ ہوا کہ ہمنے عبد الرحمان خان کو قندوز میں چھوڑا تھا اور وہاں اُسکے ساتھہ چھہ رجمنٹ پیادہ اور چار سال اور پندرہ پہاڑی توپیں تھیں۔ اور انہوں نے کسی جگہہ کوئی بڑی جماعت نہیں دیکھی اگرچہ انکو کہا گیا تھا کہ چاریکار میں چار ہزار آدمی تھے جو حال میں منتشر ہوگئے ہیں اور جنگی چاریکار کے بری طرف اقوام کوہستانی نے توپیں آج اور جائداد لوٹ لی ہے وہ کہتے ہیں کہ خان تو قندروس کے خوف سے بھاگا ہوا ہے اور لڑکا اسکا یہاں انگریزوں کے ساتھہ دوستی کرنیکے لئے آیا ہے +

سلح آدمیونکی بڑی جماعتیں جنکی نسبت حال میں خبر آئی تھی کہ میدان لوگار زرمٹ اور غزنی میں ہیں اب قریباً بالکل پراگندہ ہو رہی ہیں کیونکہ بعض کو سامان رسد بہم پہونچنا ناممکن ہے اور بعض کو وہاں کے باشندگان رہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ گھمن میں سامان رسد کے کافی نہ ملنے کے باعث سے جنرل چارلس گف صاحب کی فوج کے لئے سامان رسد کافی حاصل کرنیکے لئے بہت دقت ہے +

لتابند اور پزوان کے مابین دو انگریزی ڈاک کے تھیلے لوٹے گئے اور وہ آدمی جنکی تفویض میں تھیلے مذکور تھے خود انکے ساتھہ سوار تھے اب یہہ تجویز کی گئی ہے کہ آئندہ ڈاک

لیجانیوالوں کے ہمراہ مضبوط گارد بھی جاوے کیونکہ رہزنکے گروہ اکثر سڑک کے اِدھراُدھر رہتے ہیں +

شملہ - ۲۳ جون - کابل ۲۱ جون - جنرل گف صاحب بذریعہ ٹیلیگراف خبر دیتے ہیں کہ کرنیل ہارسن صاحب نے تین کمپنی تو ارگندہ میں چھوڑیں اور تین کو سفید خاک میں لے گئے - کل ۱۰ بجے صبح کے اُنہوں نے سواروں کے ایک چھوٹے سے تکٹ کو ماتحت لفٹنٹ لنسڈن صاحب کے ارگندہ سے کوتل خاک کو بھیجا جسپر ۱ بجے صبح کے دو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں نے حملہ کیا اور ایک سوار سخت مجروح ہوا +

ایک چھوٹے سے گروہ نے سفید خاک سے رستم خیل کو ویران معلوم کیا - کرنیل میکنزی صاحب نے سو فوج امدادی کے پہونچکر دشمن کو بھگا دیا اور فوج ساڑھے پانچ بجے شام کے کیمپ میں واپس آگئی +

شملہ - ۲۴ جون - جلال آباد ۲۴ جون - کل ایک فوج کالو خان کی امداد کیواسطے دولت زئی میں بھیجی گئی تھی مگر فوج کے بھیجنے پر معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو چکا ہو اُسکے تھوڑی دیر بعد وہ کیمپ میں آگیا جس مطلب کیواسطے فوج روانہ ہوئی تھی وہ پورا ہو گیا کل رات کو فوج جلال آباد میں واپس آئی - کوئی گولی نہیں چلی تھی + گرمی بڑی شدت کی ہے +

لودیانہ

۲۴ جون سے تاحال خوب چھما چھم بارشیں ہو رہی ہیں - اور موسم برسات کی بہار دکھلا رہی ہے - چونکہ شہر لودیانہ کی نکاشی ناقص ہے اسواسطے ابھی سے اژدر زیادہ غرم کا لگا لگ گیا ہے +

گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ہفتہ حال سے معلوم ہوا کہ میونسپل کمیٹی لودیانہ کے ممبران مفصلہ ذیل کو مقرر فرمایا ہے یعنے پادری ای - ایم ویریصاحب - شیخ عبدالرزاق صاحب سوداگر - میاں گڈے شاہ صاحب - سید غلام محمد صاحب - قاضی امیر علی صاحب - سید نظام الدین صاحب - لالہ مجید امی صاحب - لالہ گھسیٹا مل صاحب - لالہ دیوی چند صاحب - لالہ سالگ رام

اشتہار ناداری

دفعہ ۴۰۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی

از عدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری نمبر (۱) سنہ ۱۸۷۹ع

جو کہ مسمی رولیا عرف خدا بخش پسر قادر بخش قوم جھیور ساکن لودیانہ نے درخواست حسب دفعہ ۴۰۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت ہذا میں پیش کر کے اپنے تئیں حسب دفعہ ۴۰۱ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ دیوالیہ ثابت کرا دیا ہے اسلئے اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان رولیا نادار کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بحکم ۲۵ مئی سنہ ۱۸۷۹ رولیا جھیور حسب دفعہ ۴۰۱ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ دیوالیہ تصور کیا گیا ہے مرقومہ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۷۹ +

آئینہ قران

موسومہ بہ

فہرست قرآن

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قرآن تیار کیجاوے کہ اُسکو دیکھتے ہی فوراً قرآن کا ہر ایک مقام و مطلب دریافت ہو جاوے مگر کسیکو کامیابی نہ ہوئی چنانچہ اس مطلب کے حل کرنے کے لئے جناب پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور سنہ ۱۸۷۶ء میں ایک فہرست قرآن اردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی - اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہم سے درخواست کی کہ اگر یہہ فہرست زبان اردو حروف فارسی میں شایع ہو جاوے تو ہر ایک کو فایدہ پہونچے اس فہرست میں قرآن کا ہر ایک مطلب ایک جگہہ جمع کیا گیا ہے یعنے اگرچہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر کس کس سورہ اور رکوع و سیپارے میں ہے تو فوراً ایک ہی جگہہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہے اسیطرح نماز روزہ زکوۃ و نجات و شیطان و جہاد و کافر و دوزخ و بہشت و غیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہے - اب ہمارا ارادہ ہے کہ اُسکو فارسی حروف میں چھاپدیں مگر جب تک کم سے کم تین سو درخواستیں ہم نہ پہونچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اسلئے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جسوقت تین سو درخواستیں جمع ہو جاینگی کتاب فوراً چھاپی جاوے گی - اس کتاب کے صفحہ قریب ۲۴۰ کے ہونگے جن صاحبوں کی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہونچینگی اُنسے قیمت فی جلد ۱۱ع سوا محصول ہوا اور بعد میں ۱۲ع لیجائیگی +

راقم

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط

جی ای - وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ